السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے ؟ اس سلسلے میں مسلم شریف کی ایک حدیث پش کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے اہل اور آل اور امت محمدیہ کی طرف سے قربانی کی۔ اوراس کے علاوہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا عمل ظاہر کیا جاتا ہے کہ آپ نے دودنبے ذبح کیے۔ صحابی یا تابعی کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا ایک میری طرف سے اور دوسرا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے۔ اس حدیث سے میت کی طرف سے قربانی کا جواز نکالنا کیسا ہے ؟ اس کے علاوہ خطبہ حجۃ الوداع سے اقتباس بطور دلیل پش کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اگلی اور پچھلی امت کی طرف سے یہ قربانی پش کر رہا ہوں۔ کیا حجۃ الوداع میں ایسے اقتباس ہیں ؟ اب مندرجہ بالا باتوں میں سائل کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہیے ؟ کیا آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو اس عمل کو جاری رکھنے کا حکم دیا ؟ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کا یہ عمل رہا ہے ؟ کیا یہ آپ ﷺ کے لیے خاص ہے یا ہم بھی اس قربانی سے مستفید ہو سکتے ہیں ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیجئے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم والی حدیث سے زندہ مراد ہیں پھر صحیح مسلم کے لفظ ہیں :

«وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ ا ِاللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ»

اور آپ ﷺ نے مینڈھا پکڑا اوراس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے اور آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امۃ محمدیہ ﷺ کی طرف سے پھر قربانی کی ساتھ اس کے ''''
اس میں یہ نہیں آیا "کہ آپ نے اپنے اہل اور آل اور امت محمدیہ کی طرف سے قربانی کی'' اس میں تو ذبح کے بعد اپنی، آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبولیت کی دعا کا تذکرہ ہے۔

علی رضی اللہ عنہ کی اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دودنبے قربانی کرنے والی روایات ثابت نہیں کیونکہ اس کی سند میں شریک نامی راوی کثرت خطا اور سوء حفظ کے باعث ضعیف ہیں اوران کے شیخ ابوالحسناء مجہول ہیں۔

رہا خطبہ حجۃ الوداع کا اقتباس ''آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اگلی اور پچھلی امت کی طرف سے یہ قربانی پش کر رہا ہوں'' تو وہ مجھے ابھی تک نہیں ملا۔

رہے لفظ

«اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهِ ''الخ اور لفظ ''اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ»

تو وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

آپ کے باقی تین چار سوال میت کی طرف سے قربانی کے ثبوت پر مبنی ہیں تو جب ثبوت کا حال معلوم ہو گیا تو یہ تین چار سوال خود بخود ختم ہو گئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل

قربانی اور عقیقہ کے مسائل ج1ص438

محدث فتویٰ